13664 ـ فوت شدہ نمازوں کی قضاء کا حکم

سوال

میں نیا نیا مسلمان ہوا ہوں میرے چند سوالات ہیں جن کے جوابات معلوم کرنا چاہتا ہوں، میرے خیال میں بعض میں شدید قسم کی غفلت اور بے سمجھی ہو گی:

نماز ادا کرنے کے وقت کیا کہوں ؟

میرے والدین بدھ مت کے پیروکار ہیں، اور خاندان میں صرف میرے والد صاحب کو ہی معلوم ہے کہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے، میرے خاندان کے افراد بعض اوقات مجھے اپنے ساتھ کھانے کی دعوت دیتے ہیں، لیکن میں خنزیر یا کوئی ایسا کھانا نہیں کھانا چاہتا جو حرام اشیاء پر مشتمل ہو جنہیں میں جانتا ہوں. لیکن میں مرغی اور گوشت کی اقسام مثلا مچھلی وغیرہ جسے غیر مسلمان ذبح کرتے ہیں کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں، آیا یہ حرام ہیں ؟

اور اس کے کھانے سے کیا میں گنہگار ہونگا ؟

جن معصیت کا مجھ سے ارتکاب ہو چکا ہے اللہ تعالی کے ہاں ان سے توبہ کیسے ممکن ہے ؟

اور روزانہ ہو جانے والی معصیت و گناہ سے مجھے کیسے بخشش حاصل ہو گی ؟

اگر مجھ سے نماز فجر یا نماز ظہر یا نماز پنجگانہ میں سے کوئی اور نماز رہ جائے تو کیا میں معصیت کا مرتکب ٹھرونگا، اور اس کی بخشش کیسے ہو گی ؟

میں قرآن مجید اور نماز میں پڑھی جانے والی دعائیں، اور عربی میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا کیسے سیکھ سکتا ہوں، کم از کم وہ کلمات جو نماز میں پڑھے جاتے ہیں ؟

اور سب سمندری کھانے کیا حلال ہیں یا حرام ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آپ کا ہماری ویب سائٹ پر اعتماد قابل ستائش ہے اس پر ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں، اللہ تعالی سے ہماری دعاء ہے کہ ہم حسن ظن ہوں اور آپ کو توفیق اور راہنمائی سے نوازے، اسی طرح ہم اس پر بھی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جن اشیاء کا آپ کو علم نہیں اس کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں، ہر مسلمان شخص پر واجب بھی یہی کیونکہ کوئی بھی شخص عالم ہی پیدا نہیں ہوتا.

اور جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے:

" علم تو تعلیم حاصل کرنے سے حاصل ہوتا ہے "

ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے فتح الباری میں اسے حسن قرار دیا ہے، آپ یہ گمان نہ کریں کہ آپ کا کچھ اشیاء سے جاہل ہونا بے سمجھی اور کند ذہنی شمار ہوتا ہے، بلکہ یہ تو مطلوب ہے اور اس بنا پر انسان قابل ستائش ہے.

دوم:

نماز کے متعلق سوالات کا تفصیلی جواب آپ سوال نمبر (13340) میں دیکھ سکتے ہیں، اس میں نماز کا مکمل طریقہ اور اس میں کونسی دعائیں پڑھی جاتی ہیں اس کی تفصیل بیان کی گئی ہے.

سوم:

نماز میں عربی زبان یا کسی اور زبان میں قرآت کرنے کے متعلق تفصیل آپ کو سوال نمبر (3471) کے جواب میں ملے گی اس کا مطالعہ کریں.

اور ہماری آپ کو نصحیت ہے کہ عربی زبان سیکھنے کی شدید حرص رکھیں، کم از کم سورۃ فاتحہ تو یاد کر لیں، اور نماز کے واجبات اور ارکان کی تعلیم بھی حاصل کریں، یہ تو بہت میسر ہیں.

یا تو کسی ایسے مسلمان شخص سے جسے اچھی طرح یاد اور حفظ ہوں اور اس کی قرآت بھی اچھی اور بہتر ہو، یا پھر آپ نیٹ پر کسی ویب سائٹ سے سیکھ لیں جس میں قرآن کریم کی ریکارڈنگ موجود ہو، آپ اسے سن کر وہاں سے حفظ کر لیں.

چہارم:

نماز کا فوت ہونا اور رہ جانا دو حالتوں سے خالی نہیں:

پہلی حالت:

آپ کے ارادہ کے بغیر بلکہ کسی شرعی عذر مثلا نیند یا بھول کر نماز رہ جائے، اور اصل میں آپ اسے بروقت ادا کرنے پر شدید قسم کی حرص رکھتے ہوں، تو اس حالت میں آپ معذور ہیں جیسے ہی آپ کو یاد آئے فوری طور پر نماز ادا کر لیں.

اس کی دلیل صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا نماز فجر

میں سوئے رہنے کا قصہ بیان ہوا ہے جس کی بنا پر صحابہ کرام ایك دوسرے کے ساتھ چپکے چپکے بات چیت کرنے لگے تھے:

" ہم نے نماز میں جو کوتاہی کی ہے اس کا کفارہ کیا ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" نیند میں کوئی کوتاہی اور تفریط نہیں بلکہ کوتاہی تو اس کی ہے جو دوسری نماز کا وقت ہو جانے تك نماز ادا نہیں کرتا، چنانچہ جو ایسا کرے وہ اسی وقت نماز ادا کر لے جب اسے نماز یاد آئے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (681).

اس کا معنی یہ نہیں کہ انسان عمدا اور جان بوجھ کر نماز کے وقت سویا رہے حتی کہ نماز رہ جائے اور پھر وہ نیند کا عذر پیش کرتا پھرے، یا پھر نماز کی ادائیگی میں معاونت کرنے والے وسائل اور طریقہ میں کوتاہی کرے اور پھر اس کا عذر پیش کرتا پھرے.

بلکہ وہ نماز کی ادائیگی کے لیے ہر قسم کے وسائل بروئے کار لائے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ میں بھی کیا، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لیے نیند سے بیدار کرنے کے لیے ایك شخص کو مقرر کیا، لیکن اسے بھی نیند کا غلبہ ہو گیا اور وہ لوگوں کو بیدار نہ کر سکا، تو اس حالت میں انسان معذور شمار ہوتا ہے.

دوسری حالت:

اس کی نماز جان بوجھ کر اور عمدا رہ جائے تو یہ عظیم معصیت اور خطرناك جرم ہے، حتی کہ بعض علماء تو ایسا کرنے والے کے کفر کا فتوی دیتے ہیں: " جیسا کہ مجموع فتاوی و مقالات متنوعۃ فضیلۃ الشیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی میں ہے دیکھیں: (10 / 374) "

چنانچہ ایسے شخص کو سچی اور خالص اور پکی توبہ کرنی چاہیے اس پر اہل علم کا اجماع ہے، اس نماز کی قضاء میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا اس کے بعد بطور قضاء ادا کی گئی نماز قبول ہو گی یا نہیں ؟

چنانچہ اکثر علماء کرام اس کی قضاء کا کہتے ہیں اور اس کی قضاء صحیح ہو گی لیکن اسے گناہ ہو گا، (یعنی اگر وہ توبہ نہ کرے واللہ اعلم) جیسا کہ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے " الشرح الممتع (2 / 89) میں نقل کیا ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے راجح یہ قرار دیا ہے کہ:

يہ صحيح نہيں، بلكہ اس كے ليے اس كا بطور قضاء ادا كرنا مشروع نہيں ہے، شيخ الاسلام رحمہ اللہ تعالى الاختيارات ميں كہتے ہيں:

" اور جان بوجھ كر عمدا نماز ترك كرنے والے كے ليے اس كى قضاء مشروع نہيں، اور اس سے اس كى ادائيگى صحيح نہيں ہو گى، بلكہ اسے كثرت سے نوافل ادا كرنا ہونگے، سلف كےايك گروہ قول يہى ہے "

ديكھيں: الاختيارات (34).

معاصرين علماء كرام ميں اسے شيخ ابن عثميين رحمہ اللہ تعالى نے الشرح الممتع ميں راجح قرار ديا ہے، اور اس كے استدلال ميں درج ذيل حديث پيش كي ہے:

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس نے بھى كوئى ايسا عمل كيا جس پر ہمارا حكم نہيں تو وہ عمل مردود ہے "

متفق عليہ.

لہذا آپ كے ليے اس معاملہ سے بہت زيادہ اجتناب كرنا ضرورى اور واجب ہے، اور آپ كو نمازيں بروقت ادا كرنے كى حرص ركھنى چاہيے جيسا كہ اللہ تعالى كا فرمان ہے:

يقينا مؤمنوں پر نماز وقت مقررہ ميں ادا كرنا فرض كى گئى ہے النساء (103).

اور توبہ كے متعلق آپ كو اسى ويب سائٹ پر سوال نمبر (14289) كے جواب ميں تفصيل ملے گى اس كا مطالعہ كريں.

اور غير مسلموں كے ذبح كے متعلق آپ كو سوال نمبر (10339) كے جواب ميں تفصيل مل سكتى ہے، آپ اس كا مطالعہ ضرور كريں.

اور آپ نے سمندرى كھانوں كے متعلق جو سوال كيا ہے اس كے بارہ گزارش ہے كہ سب سمندرى كھانے اصل ميں حلال ہيں، كيونكہ اللہ تعالى كا ارشاد ہے:

تمہارے ليے سمندى شكار حلال كيا گيا ہے، اور اس كا كھانا تمہارے ليے نفع ہے المآئدۃ (96).

اللہ تعالى سے ہمارى دعاء ہے كہ وہ آپ كو عربى تعليم اور دين ميں سمجھ حاصل كرنے كى توفيق سے نوازے، اور زيادہ سے زيادہ اعمال صالحہ كرنے كى توفيق عطا فرمائے، يقينا وہ اس پر قادر اور اس كا اہل ہے.

والله اعلم .